بیجنگ کانفرنس

۵ ستمبر ۱۹۹۵ء کے آغاز میں بیجنگ میں ہونے والی خواتین کانفرنس دراصل مذہبی طاقتوں کی نظریاتی اور ثقافتی یلغار کا تسلسل ہے۔ اس کانفرنس کا ظاہری نعرہ خواتین کے حقوق کی حفاظت رہا ہے۔ جبکہ فی الحقیقت یہ ساری دنیا پر مغربی ثقافت کو مسلط کرنے اور اباحیت اخلاق باختگی، آزادانہ جنسی اختلاط اسقاط حمل اور خاندانی بنیادوں کے انہدام کی سازش ہے۔

ملی یکجہتی کونسل کا یہ اجلاس مغرب کے اس ثقافتی استعماریت کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور ملت مسلمہ اور پوری انسانیت کو اس نئے استعمار کے مقابلہ کی دعوت دیتا ہے۔

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام بیجنگ کانفرنس میں دنیا بھر سے ہزاروں نسوانی انجمنوں اور اس کی نمائندہ خواتین نے شرکت کی اس کانفرنس میں حکومتوں اور این۔جی۔اوز نے مل کر جو منصوبہ عمل منظور کیا ہے اسے دنیا بھر کے مسلم عوام نے بھی مسترد کر دیا ہے اور کیتھولک عیسائیوں نے بھی اس پر اپنی ناپسندیدگی کا کھل کر اظہار کیا ہے یہ بات قابل افسوس ہے کہ مسلمان حکومتوں میں سے سوائے ایران اور سوڈان کے کسی دوسرے ملک نے دین اسلام اور اس کی الہامی بنیادوں پر اس جارحانہ یلغار کے خلاف کوئی مؤثر احتجاج نہیں جب کہ کیتھولک عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ پال اور ان کی مذہبی حکومت ویٹی کن نے بیجنگ کانفرنس کے غیر اخلاقی، غیر انسانی اور مہلک فیصلوں سے لاتعلقی کا برملا اظہار کیا ہے اس موقع پر مسلمان ممالک کے وفود اگر مشترکہ موقف اختیار کرتے اسلام کے بنیادی اصولوں اور عورت کو دیئے گئے اسلامی حقوق کا اعلان کرتے تو مغربی فکری سامراج اور شیطانی ثقافتی یلغار کے سامنے بند باندھا جا سکتا تھا

بیجنگ کانفرنس میں اباحیت، آزادانہ جنسی تعلقات، مانع حمل جملہ ذرائع کے استعمال، اسقاط حمل اور ہر غیر اخلاقی و غیر انسانی عمل کی حمایت کی گئی۔ امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کا خطرناک پہلو پوری دنیا اور خصوصاً عالم اسلام کے خاندانی نظام کی تباہی اسلامی تہذیب و تمدن کی بیخ کنی اور فحاشی و عریانی پر مشتمل مغربی ثقافت کی ترویج ہے، ہماری نظر میں بیجنگ کانفرنس اس شرانگیز منصوبے کا تسلسل ہے، دوطرفہ تماشا یہ کہ اس کانفرنس میں خواتین کے حقوق کے حوالے سے شور تو بہت مچایا گیا مگر اس عالمی کانفرنس کی منافقت کا یہ عالم ہے کہ کشمیر، بوسنیا ارکان، شیشان میں خواتین کی بے حرمتی اجتماعی عصمت دری اور ان کے قتل عام پر کچھ بھی نہ کہا گیا۔ ملی یکجہتی کونسل کی نگاہوں میں مغرب کے ثقافتی یلغار کا مقابلہ کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک طرف ہم عقیدہ اور تہذیب، تمدن کا مکمل دفاع کریں اور دوسری طرف ان ناانصافیوں کا قلع قمع کریں جو شریعت کے احکام کے برعکس خود ہمارے معاشرے میں موجود ہیں۔